S.A.D.

100 yrs old book

110

الله یجتبی الیه من یشاء و یهدی الیه من ینیب

الحمد لله والمنة که درین زمان فرحی اقتران نافع مبتدیان و نوآموزان یعنی

انشای خرد افروز

بماه شعبان المعظم سنه ۱۳۱۲ هجری نبوی صلی الله علیه وسلم بار اول

در مطبع مجتبائی واقع دهلی مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خداوند تعالی نے انسان کو جوہر نطق عطا کر کے جمیع حیوانات سے ممتاز اور سرفراز کیا ہی اور نطق دو پیرائے مین ظاہر ہوتا ہے ایک تقریر دوم تحریر سو کبھی انسان بوسیلۂ تقریر شیرین کلامی اور خوش بیانی سے بولتا چالتا ہے اور کبھی بذریعہ تحریر یکدیگر کے مطلب دلی سے آگاہ ہوتا ہے ہر چند تقریر و تحریر اپنے اپنے محل پر دونوں ضرور ہیں اور کارروائی کے لئے درکار ہیں مگر بہ نسبت تقریر کے تحریر مشکل ہے بدون اکتساب کے نہیں آتی اسواسطے قاعدے اور طریقے قلمبند کرنا بہت ضرور پڑا چنانچہ اکثر ارباب فہم و ذکا نے فارسی زبان میں تحریر کے طریقے جنکو انشا کہتے ہیں لکھے مگر ازانجا کہ فی زمانا ہندوستان مین اُردو زبان جاری ہی فارسی انشا سے کام کم چلتا ہی اس لئے صاحبان عالیشان حکام زمان نے فائدۂ عام کے واسطے تعلیم علوم خصوص اُردو کی تہذیب فرمائی اور طلبا کے حق مین صرف فارسی پڑہنا کافی نجانکر فارسی کے شمول میں اُردو کے قواعد کی تعلیم بھی ضرور جانی اور ہر فن کی کتابیں اُردو زبان میں تصنیف و تالیف کرا کے علم کو آسان کر دیا اب یہ انشا بھی بایمائے حکام اُردو زبان میں ہندیوں کے واسطے مرتب ہوئی اور اسمیں ضروری بعضے قاعدے اور خطوط و عرائض وغیرہ جنسے کچھ یونکے کام کی واقفیت اور خط و کتابت سے آگاہی ہو لکھکر اُسکو دو قسم پر منقسم کیا

اور خرد افروز اسکا نام رکھا پہلی قسم مین اُردو کی ماہیت اور اُسکے بعض قواعد اور انشا
کے طریقے اور خطوط اور رقعے وغیرہ دوسری قسم مین عرضیان اور پروانے اور پٹہ و قبولیت
اور قبالہ اور سرخط وغیرہ پہلی قسم پوشیدہ نرہے کہ اُردو زبان بادشاہی لشکر کی بولی ہے اور جن
دنوں ایران کی فوج ہندوستان مین آئی تو لشکر مین جسے اُردو کہتے تھے ہر قوم کے آدمی جمع
ہوے اور اپنی اپنی بولیان بولتے تھے رفتہ رفتہ شاہجہان بادشاہ کے عہد تک ہر ایک بولی غلط ملط
ہوکر ایک نئی زبان پیدا ہوگئی اور اُردو نام اُسکا پڑ گیا کیونکہ اُردو یعنی لشکر کی بولی تھی پھر تو
جسقدر دن گذرتے گئے اس زبان کا رواج بڑھتا گیا اب سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر کے
عہد مین حکام کے التفات سے اُسنے عجیب رونق پائی خصوصاً نواب معلی القاب عالیجناب امیر الامرا دانی زمن
مستر ہنری ملحسن صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر کے عہد حکومت مین تو علم کی ایسی ترقی ہوئی اور اُنکی قدردانی
اور فیاضی سے لکھنے پڑھنے کا ایسا چرچا پھیلا کہ ہندوستان مین کمتر شہر و قصبہ ہوگا جہان مدرسہ نہو
الحاصل اُردو زبان کے قاعدے اگر فارسی و عربی قواعد کے طور پر بیان کئے جائین اور اُسکے صنایع
بدایع مین گفتگو کیجائے تو یہ مختصر بڑھ جائے اور مبتدی بھی بخوبی سمجھ نہ سکینگے اس لئے بعض بعض
ضروری قاعدے جنکا یاد ہونا مبتدی کو بہت ضرور اور آسان ہے لکھے جاتے ہین **قاعدہ** اُردو مین
مضاف الیہ مضاف پر ہمیشہ مقدم ہوا کرتا ہے برخلاف فارسی کے چنانچہ فارسی مین دل من بولتے
ہین اُردو مین میرا دل بولنا چاہیے علی ہذا القیاس تمہارا دل اُنکا دل **قاعدہ** صفت بھی موصوف
پر مقدم ہوتی ہے جیسے چالاک گھوڑا اور بہادر سپاہی اور سیدھی راہ نہ یہ کہ گھوڑا چالاک وغیرہ
قاعدہ جن مقامون مین فارسی مین در بر را مستعمل ہوتا ہے اُردو مین در کی جگہ مین اور بر کی
جگہ پر اور کبھی اوپر اور کبھی را کی جگہ کو اور اپنے کے ساتھ تئین استعمال کرنا چاہیے جیسے میرے
گھر مین اور تمکو اپنے تئین اور کوٹھے پر نہ یہ کہ میرے گھر کے بیچ اور کوٹھے کے اوپر اور تمہارے تئین
قاعدہ فارسی مین جملہ صفتیہ کے اول کاف بولا جاتا ہے اُردو مین اُس کاف کی جگہ جو کا لفظ بولنا
چاہیے مثلاً فارسی مین بولتے ہین اسپی کہ تیز رو بود بیمار شد اُردو مین یون بولنا چاہیے میرا گھوڑا

جو چالاک تھا بیمار ہو گیا **قاعدہ** اردو بولی میں فعل ہمیشہ جملے کے آخر ہونا چاہئے جیسے ای عزیز تمہارے
دل میں کیا آیا جو تم مجھے بھول گئے اور گھوڑے کی سوداگری میں ایسا فائدہ نظر پڑا تھا جو تمنے
اپنا سارا مال برباد کر دیا **قاعدہ** فارسی میں فاعل کی ضمیر متصل ہمیشہ فعل کے آخر میں ہوا کرتی ہے جیسے
ترا یاد میکنم مگر اردو میں فاعل اور مفعول کی ضمیر جملے کے شروع میں اور فعل جملہ کے آخر ہونا چاہئے جیسے
میں تمکو یاد کرتا ہوں اور مینے تمہارے واسطے ایک گھوڑا خریدا ہے اور تم نوشت و خواند میں خوب کوشش
کرد اور تمنے پیمائش کا کام اور دہات کا حساب و کتاب خوب سیکھا ہے اور وہ ہر روز میرے پاس
آتے تھے اور انھوں نے ایک سال سے خط نہیں بھیجا ہے نہ یہ کہ یاد کرتے ہیں ہم اور گھوڑا خریدا ہے
ہمنے اور کوشش کرو تم اور سیکھا ہے تمنے اور آتے تھے وہ **قاعدہ** اکثر مقام پر لفظ اگر شرطیہ کی
جگہ لفظ جو لکھنا معنے میں شبہہ ڈالتا ہے **مثلاً** جو ایسا ہو تو خوب ہے اس مقام میں جو کے لفظ سے
تعمیم کے معنے بھی پیدا ہوے پس ایسی جگہ لفظ اگر ہی لکھنا بولنا چاہیے۔ **قاعدہ** فعل مجہول
کے مفعول میں جو فاعل کا قائم مقام ہوتا ہے علامت مفعول یعنی لفظ کو نہ لگانا چاہئے جیسے
اگر تم راضی ہو تو تمکو فرخ آباد کی تحصیلداری پر بھیجدیا جاوے بلکہ یوں بولنا چاہیے کہ تم فرخ آباد کی
تحصیلداری پر بھیجدیے جاؤ **قاعدہ** مفعول اگر مونث ہو اور لفظ کو علامت مفعول بھی اسکے ساتھ
ہو تو فعل کو مونث کرنا ضرور نہیں مذکر بولنا چاہیے ورنہ مونث کرنا ضرور ہے جیسے زمین کو کھودوا
اور زمین کھودی نہ یہ کہ دونوں باتیں جمع ہوں یعنی مفعول مونث کے ساتھ علامت مفعول بھی
ہو اور فعل مونث ہو جیسے زمین کو کھودے یہ محض غلط ہے **قاعدہ** مذکر و مونث کی بابت اگرچہ
اردو زبان میں بڑی بحث ہے لیکن اسکے لئے کوئی قاعدہ کلیہ نہیں سب لوگ اپنے اپنے ملک
کے محاورے پر بولتے چالتے ہیں مثلاً دہلی آگرے کے لوگ جس چیز کو مذکر بولتے ہیں
کلکتے کے لوگ اُسے مونث بولتے ہیں مگر مذکر و مونث کی علامت میں کسی کو اختلاف نہیں
الف مذکر کی علامت اور یائے تحتانی مونث کی جیسے میرا دل اور میری جان اور تمہاری
جان اور انکا دل اور انکی جان۔ **قاعدہ** مذکر لفظ کو اگر مونث کرنا چاہیں تو اُسکے دو طریقے

ہیں ایک یہ کہ اگر لفظ کے آخر میں الف ہو تو اُس الف کو یائے تحتانیہ سے بدل کریں جیسا بیٹا بیٹی اور لڑکا لڑکی اور گھوڑا گھوڑی اور بکرا بکری اور اچھا اچھی وغیرہ اگر الف نہیں ہو تو یائے تحتانی اُسکے آخر میں بڑھاویں جیسے کبوتر کبوتری اور ہرن ہرنی اور مرغ مرغی اور تیتر تیتری اور بعض مقام پر اسکے خلاف بھی بولتے ہیں جیسا دولھا اور دولہن اور راجہ اور رانی قاعدہ فعل متعدی کے فاعل کے آخر لفظ نے بولا جاتا ہے خواہ فاعل اسم ظاہر ہو خواہ ضمیر اور یہی نے فاعل کی علامت ہے جیسا زید نے لکھا اور عمرو نے پڑھا اور اُسنے لیا اور تمنے دیا پس لکھا اور پڑھا اور لیا اور دیا فعل متعدی ہیں اور زید اور عمرو اور اس اور تم فاعل اور نے علامت فاعل ہے اور یہ علامت ہر فعل ماضی متعدی کے فاعل کے ساتھ ہوتی ہے مگر صرف ایک فعل کے ساتھ نہیں ہوتی سو وہ خلاف قیاس ہے جیسے زید لایا اگرچہ لایا فعل ماضی متعدی ہے مگر اسکی فاعل کے ساتھ لفظ نے مستعمل نہیں ہوتا اور اگر استعمال کیا جائے تو خلاف محاورہ ہوجائے حال آنکہ زبان میں قاعدے کے خلاف تو روا ہے مگر محاورے کے خلاف روا نہیں کیونکہ جب کوئی لفظ خلاف قاعدہ محاورے میں مستعمل ہو جاتا ہے تو ایسے محل پر محاورے ہی کا اکثر لحاظ کیا جاتا ہے اور یوں بھی ہو سکتا ہے کہ لایا بمعنی لے آیا سمجھا جائے یعنی زید لے آیا اس صورت میں لے اور آیا دونوں معطوف و معطوف علیہ ہیں یعنی لے کر آیا قاعدہ فعل متعدی اُس فعل کو کہتے ہیں جسمیں مفعول بھی پایا جائے جیسے زید نے عمرو کو مارا اور جس فعل میں مفعول نہ پایا جاوے اُسے لازم کہتے ہیں جیسے زید آیا اور عمرو گیا۔

تحریر خطوط کے بعضے طریقے اور آداب

خط و کتابت کے طریقے جو فارسی عبارت میں مستعمل اور مروج ہیں اُردو عبارت میں بجمیعہا کارآمدنی نہیں بلکہ اُنمیں سے بعض تو نازیبا ہیں اُردو نویس کو چاہیئے کہ مکتوب الیہ کے القاب میں اُسکے رتبے کے موافق ایک دو الفاظ پر اکتفا کرے مثلاً بیٹا باپ کو لکھے حضرت قبلہ گاہی صاحب سلامت یا جناب والد بزرگوار سلامت یا جناب قبلہ دوجہاں سلامت اور ماں کو حضرت والدہ صاحبہ مخدومہ

یا جناب والدہ ماجدہ سلامت اور استعارات سے جہانتک بنے پرہیز کرے اور غیر مشہور الفاظ
کا تحریر مین استعمال نکرے یہانتک کہ اگر لفظ ہندی غیر مشہور ہو تو فارسی لکھے اور خبر بہت دور
جا کر نہ نکالے جہانتک ہو سکے جملے مین اختصار کرے اور مدح و ذم مین حد سے زیادہ مبالغہ
نکرے اور تحریر مین قسم کھا کر بات نہ لکھے اور بیٹا باپ کو کسی امر کے بابت اس قسم کے
الفاظ نہ لکھے کہ آپکی بڑی مہربانی ہوگی یا مین ممنون احسان ہونگا کیونکہ باپ سے اس قسم کی
باتین زیبا نہین بلکہ بے ادبی مین داخل ہین کسواسطے کہ بیٹا تو سر بسر باپ کا پرورش یافتہ ہے باپ کے
احسانون کا شمار کرنا اسکی حد طاقت سے باہر ہے قطع نظر اسکے احسانات کا بیان مغائرت پر دلالت
کرتا ہے حالانکہ باپ بیٹے مین مغائرت نہین بیٹے کا بال بال باپ ہی کے طفیل سے ایک امر
خاص مین یہ کہنا کہ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی از بس نامناسب ہے اور باپ کو بھی چاہیے کہ بیٹے
کے ساتھ سلوک کر کے اپنا احسان نہ جتاوے کہ یہ امر اسکی بزرگی کے خلاف ہے اگر عورتون کو مثل
والدہ اور بہن وغیرہ کے لکھے تو اس قسم کے الفاظ سے جو عورتون کے ساتھ بولنا چالنا
زیبا نہو احتراز کرے اور اگر کسی بات سے اپنی نارضامندی ظاہر کرنا منظور ہو تو ایسے موقع
پر سخت کلامی نکرے بلکہ اسطرح لکھے کہ فلان امر تمکو زیبا نہین یا مین اس سے خوش نہین ہون -
یا فلان امر پسند کے لائق نہین ہے یا زمانہ مین کوئی اُسے پسند نہ کریگا نہ یہ کہ فلان امر لغو یا بیہودہ
ہے اور کسی کو بشرارت منسوب نکرے اور دنیوی اشیا مثل دلچسپ عمارت یا باغ وغیرہ کو بہشت
و جنت سے مشابہت نکرے اگر ایسے ہی تعریف کرنی ہے تو گلزار یا بہار سے نسبت دینا بس ہے
اور مطالب لکھنے میں بہت ظرافت کرنا عادت نکرے - اگر کسی پر خفا ہو تو خفگی کا اظہار
حد سے زیادہ نکرے چنانچہ شیخ سعدی کا قول ہے **فرد** بلے مرد آنکس ست از روی
تحقیق * کہ چون خشم آیدت باطل نگوید * اور مکتوب الیہ کا نام شروع خط مین القاب کے
لفظون کے بعد اور کاتب کا نام مع مقام خط کے آخر مین تاریخ اور مہینے اور سنہ سمت
لکھنا چاہیے ان سب امور کا صرف لفافے پر لکھنا اور خط کے اندر کچھ نہ لکھنا اچھا طریقہ

نہیں ہے کیونکہ جب لفافہ پھاڑ کر پھینک دیا گیا تو خط مہمل رہ گیا نہیں معلوم کسکا اور کسکے نام کا
ہے اور کہاں سے آیا اور کسدن کا لکھا ہے اور مخفی نہ ہے کہ خط کے ارکان جو فارسی والوں نے
مقرر کئے ہیں وہ سب قریب چوبیس پچیس باتوں کے ہیں مگر جب اردو میں نوشت خواند ہو
تو وہ سب باتیں ضروری نہیں اس لئے راقم نے اس مختصر میں صرف اُنہیں ارکان کا
بیان کرنا مناسب جانا جو اردو نویسوں کے واسطے ضرور ہیں اور وہ چھ ہیں۔ القاب[1] مکتوب الیہ[2]
کا نام یا خطاب دعا[3] مقدمہ[4] اظہار مطلب مطلب[5] خاتمہ[6] القاب اُن الفاظ کو کہتے ہیں جس سے
مکتوب الیہ کا رتبہ معلوم ہو کہ آیا وہ بڑا ہے یا برابر یا چھوٹا جیسے اگر حاکم ہو تو غریب پرور یا خداوند
نعمت فیاض زماں اور اگر اعلیٰ ہو تو جناب قبلہ یا حضرت مخدومی اور اگر برابر ہو تو مشفق مکرم
دوستان اور چھوٹا ہو تو عزیزی اقبال پناہی یا برخوردار نور چشم مکتوب الیہ کا نام بعد
القاب کے لکھا جاتا ہے مگر اُسکا طریقہ یہ ہے کہ اگر مکتوب الیہ رتبے میں بہت بڑا ہو
تو اُسکا نام لکھنا ایک گونہ سوء ادبی ہے صرف خطاب پر کفایت کرنا چاہیے اور اگر ہمسر
یا چھوٹا ہے تو نام لکھنا چاہیے اور دعا وہ لفظ ہے جو القاب اور نام یا خطاب کے بعد لکھا جاتا ہے
جیسے حاکم کو سلامت یا دام اقبالہ اور اعلیٰ کو سلامت یا دام مجدہ اور ہمسر کو سلامت یا دام
الطافہ یا زاد عنایتہ اور چھوٹے کو سلامت یا طال عمرہ یا زاد قدرہ مگر اردو نویس کے لئے سلامت
کا لفظ ایسا عام لفظ ہے کہ حاکم اور بزرگ اور ہمسر اور چھوٹے سب کے لئے عام ہے مقدمہ
اظہار مطلب اُسے کہتے ہیں جو القاب کے بعد مطلب لکھنے سے پہلے لکھا جاتا ہے اُسکو
آداب بھی کہتے ہیں جیسے تسلیمات کے بعد عرض ہے یا سلام نیاز کے بعد التماس ہے
یا سلام مسنون کے بعد مدعا یہ ہے یا دعائے درازی عمر کے بعد معلوم ہو اور مخفی نہ رہے
کہ حاکم کو القاب کے بعد مقدمہ اظہار مطلب کی کچھ حاجت نہیں ہے مطلب جو کاتب کو اپنا
مطلب لکھنا ہو اُسکا نام مطلب ہے۔ خاتمہ اُسے کہتے ہیں جو مطلب تمام ہونے کے بعد لکھا
جاتا ہے اور وہ بہت قسم کے الفاظ ہیں مثلاً حاکم کو واجب تھا عرض کیا اور اعلیٰ مرتبہ

کو زیادہ حد ادب یا زیادہ تسلیمات اور ہمسر کو زیادہ شوق یا والسلام اور چھوٹے کو زیادہ
دعا اور ایسا دستور بھی ہی کہ مکتوب الیہ اگر حاکم یا اعلیٰ رتبے کا ہی تو خاتمہ کے بعد بھی دعا کی
الفاظ لکھتے ہیں مثلاً حاکم کو دولت واقبال کی ترقی ہو اور اعلیٰ رتبے کو آپکا سایہ ہمیشہ رہے
یا آپکی ذات بابرکات قائم وبرقرار رہے اور راقم کے نزدیک خاتمے کے بعد ہر مکتوب الیہ
کے واسطے دعا کے الفاظ چاہئیں جیسے عاقبت بالخیر یا خدا کا فضل تمہاری شامل حال رہے

خطوط اور رقعات

رقعہ برخوردار نور چشم سلامت۔ دعائے درازی کے بعد معلوم ہو کہ ایک مہینا ہوا کہ
تمہارا خط کانپور میں ہمارے پاس پونچا تھا ہر روز کے کوچ ومقام کے سبب جواب
میں تاخیر ہوئی تمنے اپنی نوشت خواند میں ہرج واقع ہونے کی شکایت جو لکھی تھی بڑا رنج ہوا
افسوس محنت کرتے اتنی مدت گذری اور ہنوز روز اول ہی بالیقین ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ یا تو تم سے محنت نکی گئی یا طریقہ تعلیم میں بے تدبیری رہی اور مفت اوقات ضایع
ہوئی اب تو میری صلاح یہ ہے کہ تم سرکاری مدرسے میں جو بمقام تحصیلی مقرر ہوا ہے
پڑھنا اختیار کرو کہ وہاں کا طریقہ تعلیم بہت مفید ہے اور لڑکے بہت جلد ہوشیار ہوتے ہیں
تم فضل الٰہی سے ذہین ہو جلد استعداد حاصل کر لوگے زیادہ دعا **رقعہ** جناب قبلہ گاہی صاحب
سلامت۔ تسلیمات کے بعد عرض ہی کہ آپکا مفاخرت نامہ پونچا مجھے کمال سرفرازی حاصل ہوئی
فی الواقع میرے پڑھنے میں جو آج تک ابتری رہی صرف معلموں کی بے تدبیری سے تھی اب
میں نے آپکے ارشاد کے بموجب سرکاری مکتب میں پڑھنا شروع کر دیا اور ہر روز مدرسے
میں جاکر نوشت خواند میں مصروف رہتا ہوں خدا کے فضل سے اُمید ہے کہ اب اوقات ضایع
نہو اور جلد تر ضروری نوشت خواند سے فراغ حاصل ہو اور چونکہ جناب کو گھر سے تشریف لے گئے
ہوے بہت دن ہوئے ہم سب نیاز مند آپکے مشتاق وآرزومند ہیں اگر رخصت حاصل ہو سکے
تو چند روز کے واسطے ادھر کا عزم کیجے۔ باقی سب خیریت ہی۔ زیادہ تسلیمات۔ **رقعہ**

نورچشم آرام جان سلامت۔ ہمنے تمہیں کئی دفعہ لکھا کہ اپنے چھوٹے بھائی کی نوشت و خواند کا بندوبست خوب کرو ایسا نہ ہو کہ اوائل عمر کھیل کود میں بسر ہو اور پھر اسکا تدارک مشکل پڑے لیکن تمنے ابتک نہیں لکھا کہ اسکا کیا بندوبست کیا ہمیں رات دن یہی فکر رہتی ہے مقتضاے دانشمندی یہ ہی کہ ہمارے امر کی پاسداری اور اپنے چھوٹے بھائی کی غمخواری کرکے اُسکی تہذیب و تعلیم سے غافل نہو اور مثل مشہور ہے ع گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں + اب تو فضل الٰہی سے ہر طرح کی جمعیت اور اطمینان حاصل ہی کل کی خبر نہیں خدا جانے کیا ہو خرچ کے واسطے جو تمنے لکھا تھا سو پچاس روپے دیانت خاں سپاہی کے ہاتھ بھیجے جاتے ہیں اُنکی رسید بھیجو اور اپنا حال مفصل اور گھر کی خیر و عافیت لکھو زیادہ دعا۔

رقعہ مایۂ جان اقبال نشان سلامت۔ جسدن سے امانت خان سوار رخصتی کی زبانی تمہارے علیل ہونے کا حال معلوم ہوا ہے رنج کی حد و نہایت نہیں اگر رسالہ کمان پر نہوتا بیشک رخصت لیکے میں تمہارے پاس پونہچا ہوتا کیا کروں مجبور ہوں کوئی صورت بن نہیں پڑتی اگر نام کٹانا چاہوں تو بھی دشوار ہی نہ راے رفتن نہ روئے ماندن۔ تم اپنا مفصل حال جلد لکھو جو دل کو قرار آئے زیادہ دعا۔

رقعہ حضرت والد بزرگوار سلامت۔ تسلیمات کے بعد عرض کرتا ہوں اپکا خط جو مجھ بیمار کے حق میں دواے صحت افزا کا نسخہ تھا پونہچا دلکو تقویت ہوئی امانت خاں سوار کے جانے سے چند روز پہلے مجھے درد گردے کا عارضہ ہوا تھا پھر بخار آگیا بعدہ شانے پر ایک دنبل ہوا اوس مرد آدمی کو ہرچند سمجھا دیا تھا کہ یہ حال آپ سے نہ کہے اُسنے میرا کہا نہ مانا آپ کی خاطر شریف کو تشویش میں ڈالا میں تو اُسکی روانگی کے چار پانچ روز بعد ہی اچھا ہو گیا صرف دنبل کی خلش باقی تھی سو اُسکا علاج کرتا رہا آخر کار جب دیکھا کہ ہندوستانی جراحوں کے علاج سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا تو ڈاکٹر سے رجوع کیا وہاں ایسا خوب علاج ہوا کہ تین چار روز میں سب آلائش نکل گئی اور دنبل کا انگور بندھ گیا اب میں فضل خدا سے اچھی طرح ہوں آپ کچھ رنج نہ کیجے اور مینے اپنے حال کا عریضہ محض اس نظر سے

نہیں لکھا تھا کہ آپ کو تشویش ہوگی زیادہ آداب - **رقعہ** جناب قبلہ و کعبہ برحق
سلامت آداب نیاز کے بعد گزارش کرتا ہوں افتخار نامہ پہونچا دونوں جہان کی سعادت
حاصل ہوئی اللہ تعالی آپ کی ذات سراپا برکات کو ہمارے سر پر سلامت رکھے ایسا کیونکر
ہو سکتا ہے کہ جس امر کا آپ ارشاد کریں میں اُس سے غافل رہوں جن دنوں آپنے برادر
عزیز کی تعلیم اور تحصیل علم کے باب میں مجھے تاکید لکھی تھی اُنھیں روزوں میں میں نے امر عالی
کی تعمیل کر کے برادر عزیز کو سرکاری مدرسے میں سپرد کیا خدا کے فضل سے نوشت خواند
میں ایسا مصروف ہی کہ بجز لکھنے پڑھنے کے اُسے کسی بات کا خیال نہیں لڑکوں میں کھیلنے
کودنے کا ذکر کیا ہے اُسکی تیزی اور ذہانت سے مدرسے کا مدرس اور ضلع کا وزیر
بہت خوش اور جناب صاحب جنرل وزیر بہادر نے حساب دانی اور انشاپردازی کے
صلے میں اُسکو انعام دیا آپ سب طرح خاطر جمع رکھیے کہ بدل و جان برادر عزیز از جان کے
حال کا نگراں رہتا ہوں زیادہ آداب + **رقعہ** برخوردار نیک کردار سلامت - سال گذشتہ
میں تمہاری ایک ذرا سی غفلت میں مکانات کی مرمت رہگئی برسات بھر تکلیف گذری اب
پھر برسات سر پر آئی دیکھو خبردار اب کی دفعہ ایسا نکرنا دالان در دالان شرقی دیوار کا مجھے
بڑا خوف ہی اُسکا کچھ اعتبار نہیں خدا جانے کب گر پڑے خدانخواستہ مال و متاع سے قطع نظر
جان کا خوف ہی میری دانست میں یہی بہتر ہے کہ اُسکو کھلوا کر نیو اُٹھوا لو اور سب کاموں پر
اس کام کو مقدم سمجھو اور چار سو روپے کا بل تمہارے نام عنقریب بھیجا جائیگا اسکا روپیہ
تمہیں کوٹھی بنگ سے وصول ہوگا خرچ کیطرف سے کچھ اندیشہ نکرنا زیادہ دعا + **رقعہ**
حضرت صاحب قبلہ سلامت - مفاخرت نامہ آیا مجھکو کمال سعادت و سربلندی ہوئی فی الحقیقت
مکان کی مرمت میں پار سال مجھسے بڑی غفلت و خطا ہوئی تھی برسات میں جسقدر تکلیف اُٹھائی
گئی میری غفلت کا نتیجہ تھا اب کی دفعہ مینے حضرت کے حکم پہونچنے سے پہلے مرمت شروع
کروا دی اور وہ پورب رُخ کی دیوار جسکا ہمیشہ دغدغہ اور اندیشہ لگا رہتا تھا کھدوا کر از سر نو

بنوائی ہے ہرچند روپیہ بہت خرچ ہوا مگر رات دن کا خلجان دفع ہو گیا حضرت خاطر جمع رکھیں ح
زیادہ حد ادب + **رقعہ** برادر عزیز طال عمرہ بعد دعا ے ترقی عمر کے معلوم ہو تمہارا خط آیا
حال معلوم ہوا تمنے جو لکھا تھا کہ جب سے اُسطرف گئے ہو مجھے گھر کے کاروبار سے اتنی فرصت
نہیں ملتی کہ باطمینان تمام سبق پڑھا کروں مایۂ جان اس بات کا بڑا رنج ہوا خانہ داری کی جھگڑی
بکھیڑ سے تو رات دن چلے جائیں گے اور تمام نہوں گے بقول شخصے دانشمند ایسے ہوتے ہیں
کہ ہزار مشغلے اور درد سر اُنکے سر ہوں لیکن اصل مطلب فوت ہونے نہیں دیتے تعجب ہے کہ خانہ داری
کے مشاغل تمہاری تحصیل میں خلل انداز ہیں مناسب ہے کہ تم اپنے لکھنے پڑھنے کے اوقات میں
فرق مت ڈالو اور جہانتک ہو سکے تحصیل علم کرو علم بڑی دولت بیزوال ہے۔ ہر کہ علم در یافت
دُر یافت۔ اور اگر گھر کے کاروبار اور خانہ داری کے مشاغل کا تمسے تحمل نہیں ہو سکتا اور بھی
امور تمہارے تحصیل میں حرج ڈالتے ہیں تو گھر کے کاروبار اور املاک کی خبرداری کے واسطے کوئی
دیانتدار شخص مقرر کرو اور سب کاروبار اُسکے حوالے کر دو۔ زیادہ دعا + **رقعہ** برادر بجان
برابر زاد عمرہ بعد دعاے ترقی عمر و درجات کے واضح ہو کہ بہت روز ہوئے تمہارا خط نہیں
آیا ہماری طبیعت فکرمند ہے کہ تمکو گھر کی طرف سے ایک بے پروائی سی ہے تمکو اتنی نصیحت کر
آیا تھا کہ گھر کے ضروری کاروبار پڑھنے لکھنے کے سوا کسی اور امر میں مشغول نہ ہونا تمنے کچھ
خیال نکیا لازم ہے کہ بیفائدہ شغلوں سے احتراز کرو اور سلامت روی اختیار کرکے ایسی بات
حاصل کرو کہ لوگ تمہیں اچھا کہیں اور عزت کریں اور والدین کی اطاعت سے باہر نہ ہونا اور ہمیشہ اپنا
حال اور سب کی خیر و عافیت لکھتے رہو اور برسات بعد انشاء اللہ تعالی ہم بھی آوینگا۔
کتابیں جو مینے تمہاری واسطے خریدی ہیں اپنے ساتھ لاونگا زیادہ عا + **رقعہ** جناب چچا
صاحب قبلہ سلامت۔ برادر عزیز عبداللہ خاں جس روز سے یہاں آیا ہے اُسکا مزاج اعتدال
پر نہیں رہتا دن کو خفیف بخار اور شب کو کھانسی کا زور رہتا ہے ہرچند علاج کیا مگر افاقہ
کی صورت نظر نہیں آتی جناب مخدومہ چچی صاحبہ کی صلاح یہ ہے کہ تبدیل آب و ہوا کے

واسطے اُسکو اُسکے نانا پاس فرخ آباد لیجائیں مگر اس امر میں آپکی اجازت چاہیے اسواسطے عرض یہ ہی کہ اگر آپکے نزدیک مستحسن ہو تو اجازت دیجے اور اسمیں شک نہین کہ تبدیل آب ہوا بیمار کے حق میں اکثر مفید ہوا کرتی ہی اور اگر موقع ہو تو دو چار روز کے واسطے آپ خود تشریف لے آیئے اور اپنی آنکھوں سے اُسکا حال دیکھکر جیسا مناسب ہو تجویز کیجے زیادہ آداب +

رقعہ

جناب ماموں صاحب مخدوم سلامت۔ سلام نیاز کے بعد عرض یہ ہے کہ کئی سال سے برادر عزیز برکت اللہ خان کے روزگار کی بابت آپ بھی ہر ایک طرح کی تدبیر و سعی مین رہتے ہین اور مین ہمیشہ اسی خیال مین رہتا ہے مگر کوئی صورت نہیں نکلتی اندنون گورنمنٹ گزٹ مطبوعہ ۱۹- فروری ۱۸۵۵ء سے معلوم ہوا کہ سرکار نے رعایا کی تعلیم پر ازبس توجہ اور التفات کر کے تحصیلوں میں مکتب مقرر کیئے ہیں اور لیاقت اور علمیت حاصل ہونے کا جتنا اسباب و سامان چاہیئے مہیا و موجود کر دیا ہے پس جو شخص باوجود اس سب سامان کے تحصیل علم میں کوشش نہ کریگا اُسکی غفلت سمجھی جائے گی اور بے علم و بے لیاقت شخص کو خدمت سرکاری نہ ملے گی اب مناسب ہے کہ برادر عزیز کو یہاں میرے پاس بھیجدو کہ میں اُسے سرکاری مدرسے میں بھرتی کردونگا انشاءاللہ تعالی چند روز میں کچہری کے کاروبار اور وہاں کے حساب و کتاب اور پٹواری اور قانون گوئی کے کام میں ہوشیار ہو کر مستعد و لائق ہوگا اس صورت میں اُمید قوی ہے کہ سرکاری خدمت ملنی آسان ہوگی ہرچند وہاں معلموں سے بھی بشایستگی تمام تعلیم پا سکتا ہی مگر امور معلومہ کی تعلیم اسی مدرسے میں خوب اور جلد ہوگی زیادہ نیاز +

رقعہ

لالہ صاحب مشفق مہربان سلامت۔ جبدن سے تم بیکار ہو کر خانہ نشین ہوے ہو مجھے اکثر تمہاری روزگار کا خیال رہتا ہی مگر کوئی طور نہیں ہو سکتا اب مصلحت یہ ہی کہ تم ہندی حساب و کتاب و ناگری پڑھ لو غالبًا تحصیلی کی چپراس یا تھانے کی برقندازی تمہیں جلد ملجائے کیونکہ سرکار نے گورنمنٹ گزٹ مطبوعہ ۱۵- فروری ۱۸۵۸ء میں علی العموم اشتہار جاری کیا ہے کہ کلکٹری اور فوجداری چپراس ناخواندہ شخص کو نملے گی جو کوئی ہندی حساب و کتاب اور ناگری میں واقفیت

رکھتا ہوگا وہی نوکری پائیگا اور غالب ہے کہ وہی ناخواندہ لوگ جو پہلے سے کلکٹری و فوجداری کے چپراسی ہیں اگر ضروری نوشت خواند میں مہارت پیدا کریں مستحق ٹھیریں گے اور یہ بات سرکاری مدرسے میں جو بمقام تحصیلی مقرر ہے داخل ہونے اور چند روز محنت کرنے سے جلد حاصل ہو سکتی ہے اسمیں غفلت نکرو زیادہ شوق + **رقعہ** شیخصاحب کرمفرمائے بندہ سلامت۔ آپکا مقدمہ کل کی تاریخ مسٹر بروان صاحب حاکم کے اجلاس میں پیش ہوا اور ایک عرصے تک آپکے وکیل اور حاکم میں بحث رہی حق تو یہ ہے کہ وکیل نے حق وکالت ایسا ادا کیا کہ جیسا چاہیے مگر اپیل منظور نہوا اب اگر آپ کو تجویز ثانی کی درخواست دینی ہو تو جلد آؤ لیکن امید نہیں کہ منظور ہو فقط والسلام + **رقعہ** میر صاحب مشفق بندہ سلامت۔ دو مہینے سے زیادہ عرصہ گذرا کہ میں اجراے ڈگری کی درخواست اصالۃً داخل کرکے شیخ برکت اللہ مختار کو اسکی خبر گیری پر مامور کر آیا تھا مختار مذکور نے ابتک کچہ حال نہیں لکھا کہ اسمیں کیا حکم ہوا آپ مہربانی فرماکر دریافت کیجے اور جو حال ہو مجھے لکھ بھیجے والسلام **رقعہ** خانصاحب مہربان من سلامت آپکو مبارک ہو کہ عزیز اللہ آپکا چھوٹا بھائی جو مدرسے کے سارٹیفکٹ کے ذریعہ سے مددگار محافظ دفتر ہوگیا تھا اسکی نیک روی اور کارگزاری اور دیانت داری صاحب جج کو پسند آئی چنانچہ آجکے اجلاس میں اسکو نائب محافظ دفتر کردیا مجھے امید ہے کہ اسکی سلامت روی و دیانت اگر اسیطرح رہی تو جلد محافظ دفتر ہو جائیگا والسلام + **رقعہ** بابو صاحب مہربان سلامت۔ گھڑی جو آپ نے مجھے دلوادی ہے اگرچہ بہمہ وجوہ مجھے پسند اور تعریف کے لایق ہے مگر اسکی چال میں ایسا فتور ہے کہ کسیطرح دفع نہیں ہوتا کبھی ایک رات دن میں دس منٹ سست چلتی ہے اور جب تیز کرتے ہیں تو بڑھ جاتی ہے کسی نہج درست نہیں چلتی آپ کو تکلیف نہو تو کسی وقت میرے پاس آکر اسے دیکھو اور اسمیں میل آجانے کا شبہ ہے کھولکر صاف کر دو۔ فقط۔ **رقعہ** ٹھاکر صاحب مشفق من سلامت۔ آپکے یہاں کلکتے کا اسباب جو کل آیا ہے مینے سنا ہے کہ اسمیں زنگاری بانات کا بھی ایک طاقہ ہے بندے کو تلاش بھی اور میرے

کئی دوست اور بھی خرید کیا چاہتے ہیں اگر صندوق کھولے ہوں تو اسی آدمی کے ہاتھ طاقہ بھیجدیجیے اور اگر دیر ہو تو جسوقت صندوق کھلیں بانات میرے پاس بھیجدینا جب تک میں نہ دیکھ لوں اور جگہ نہ بھیجنا۔ **رقعہ** منشی صاحب کرم دوستان سلامت اسد علی کتاب فروش کو اس مراد سے آپکے پاس بھیجا جاتا ہے کہ کتب درسیہ اردو فارسی عربی خوب خوب ہیں آپ اپنے صاحبزادوں کے واسطے خرید لیں ایسی کتابیں ضرورت کے وقت کم ملتی ہیں سو آپ کچھ متوجہ نہوئے مجھے تعجب ہے کہ ایسی نعمت عظمیٰ کو آپنے غنیمت نجانا میر صاحب یوں تو آپ صدہا روپے صرف کرتے ہیں اور ایسی شے کے خریدنے میں جسپر لڑکوں کی تحصیل کا مدار ہے تامل کرتے ہیں اسکے کیا معنے دیکھو کتابیں پھر نہ ملیں گی جیسے بنے خرید لو اور اپنے سب ضروریات پر اسے مقدم سمجھو علم اور اسباب تحصیل علم بڑی دولت ہے۔ **رقعہ** مرزا صاحب محسن محباں سلامت۔ اگر آپنے جواب دعوے کا مسودہ کر لیا ہو تو صاف کرواکے جلد عنایت کیجیے حاکم کی وکیل پر بہت تاکید ہے اور وکیل کی مجھپر اور مجھے شرم آتی ہے کہ اُسکا کیا ہوا مسودہ مینے ملتوی رکھکر آپسے مسودہ کرایا اب جسوقت وکیل کہتا ہے کہ میرا مسودہ کیا بُرا تھا جو اُسمیں تامل ہوا اگر وہی مسلم رہتا تو آجتک کب کا جواب ہو گیا ہوتا الحاصل اب مہربانی کرکے جلد مسودہ بھیجو فقط والسلام۔ **رقعہ** میر صاحب مخدوم نیازمنداں سلامت آپنے فرمایا تھا کہ جب تک مجھسے صلاح نہ کرلو دہلی کا ارادہ نکرنا ہر چند جمیع احباب و اعزہ جانے کی صلاح دیتے ہیں مگر بندہ بغیر صلاح آپکے دہلی کیطرف قدم نرکھے گا بہتر یہ ہے کہ آج کسی وقت یا تو مجھے اپنی فرصت کے وقت بلوا لیجیے یا خود آپ تشریف لائیے اور جیسی مصلحت ٹھیرے مجھے اجازت دیجیے میں آپکی راے پر ہوں جیسا کہوگے ویسا کرونگا فقط۔ والسلام۔

چونکہ **لفافے** کی تحریر کا طریقہ بھی بیان کرنا مناسب ہے دو ایک طرز اُسکے بھی لکھے جاتے ہیں۔

خطوط کے لفافوں کے طرز

مخفی نرہے کہ خطوط کے لفافوں کی تحریر کئی طرز پر ہوتی ہے اگر ڈاک پر بھیجنا ہو تو خط کے لفافے

یہ ایک ہی جانب چاروں گوشوں پر مکتوب الیہ کا نام اور مکان کا پتا اور تاریخ اور لفظ بیرنگ یا پوسٹ پیڈ اور کاتب کا نام بطور نقشہ مندرجہ ذیل کے لکھے۔

۲۱-جنوری بیرنگ

بعونہ

مرسلہ

بعالیخدمت جناب فلاں علیگڑھ

فلاں منمقام فلاں

شہر کول محلہ فلاں

ایضاً

عریضہ

بحضور جناب فلاں

کمترین فلاں منمقام فلاں

فرخ آباد محلۂ فلاں

ایضاً

نام کاتب	جائے کاتب آگرہ	نام مکتوب الیہ	جائے مکتوب الیہ	تاریخ خط	محصول
ہدایت اللہ ناظر دیوانی آگرہ	محلہ لوہے کی منڈی	شیخ محمد فیض اللہ سررشتہ دار کلکٹری	علیگڑھ شہر کول کچہری کلکٹری	۱۲-دسمبر سنہ ۱۸۵۲ع	بیرنگ یا پوسٹ پیڈ

اور اگر ڈاک میں نہ بھیجے بلکہ کسی قاصد کے ہاتھ بھیجے تو یوں لکھے۔

انشاء اللہ تعالیٰ یہ خط مقام فلاں محلۂ فلاں

بخدمت شریف جناب فلاں کے پہنچے۔

رقیمہ فلاں منمقام فلاں مرقوم ۲۵-تاریخ سنہ ۱۸۹۶ع

اور اگر شہر کا شہر ہی میں بھیجنا ہو تو صرف اتنا ہی لکھنا کافی ہے۔

بخدمت شریف جناب فلاں۔

فلاں راقم گمنام

دوسری قسم اسمیں وہ عرضیاں اور پروانے ہیں جو محکمہ کلکٹری اور فوجداری اور دیوانی میں رائج و مستعمل ہیں اور اُن کے بعد قبالے اور تمسک اور قبولیت اور پٹے وغیرہ بھی مرقوم ہیں۔

عرضیاں اور پروانے جو کلکٹری سے متعلق ہیں

غریب پرور سلامت   مبلغ عاصہ بابت قسط دوم فصل ربیع سنہ حال کے ذمہ زمیداران بیس بسوہ موضع نگلہ فلاں کے باقی ہیں اور باوجود تاکید شدید کے باقیداران نے ابتک ادا نہیں کیے اور نہ بیباقی کرنے پر آمادہ ہیں بلکہ اکثر غیر حاضر رہتے ہیں اسواسطے یہ عرضی بہ اُمید اس امر کے انتقال جائداد باقیداروں کا ہو کر بیباقی عمل میں آئے حضور میں بھیجتا ہوں کیونکہ سوائے انتقال جائداد زمینداری کے کوئی اور صورت بیباقی کی نظر نہیں آتی فقط

عرضی فلاں تحصیلدار [illegible] فلاں
[illegible] فلاں معروضہ [illegible] فلاں
ماہ فلاں سنہ فلاں

ایضاً

غریب پرور سلامت -   مبلغ پندرہ روپیہ باقی فصل ربیع ذمہ فلاں کاشتکار از روئے فرد تحصلی پٹواری کے باقی ہیں سو باقیدار نے باوجود تاکیدات کے ابتک ادا نہیں کئے لہذا یہ درخواست سرسری بنام باقیدار واسطے وصول کرا پانے زر مذکور کے گذرانتا ہوں

فرد وصول باقی کاشت فلاں کلاں کاشتکار موضع فلاں ——

نام موضع بقید پرگنہ   نام کاشتکار   تعداد آراضی بابت فصل ربیع   وصول   باقی

العبد
دستخط پٹواری

عرضی فلاں [illegible] موضع
فلاں [illegible] موضع فلاں
فلاں [illegible] فلاں

پروانے اور حکمنامے وغیرہ

رفعت و عوالی مرتبت امین الدین تحصیلدار پرگنہ فلاں بعافیت باشند - بملاحظہ توزیع پندرہ روزہ قسط فصل ربیع سنہ حال کے تمکو لکھا جاتا ہے کہ مبلغ عاصہ تمہارے علاقے میں باقی ہیں اور اسقدر باقی رہنا طریقہ کارگزاری سے بعید ہے لازم کہ زر مذکور جلد تر ہر ایک

مالگذاری سے وصول کر کے بیباقی قسط کی عمل میں لاؤ اور آئندہ زر قسط کی بیباقی میں ہر وقت مستعدی سے کارگزاری کرو کہ رسائی تمہاری بدستور قدیم حضور میں ظاہر رہے تحریر فلاں فلاں

ایضاً

رفعت و عوالی مرتبت دلاور خاں تحصیلدار پرگنہ فلاں بعافیت باشند۔ فلاں آدمی موضع گدہانہ تمہارے بھیجے ہوے کا امور پٹواری گری میں امتحان لیا گیا چنانچہ نامبردہ لایق انجام کار نکلا اسواسطے تقرر اسکا بجائے فلاں پٹواری متوفی کے منظور ہوا اطلاعاً لکھا گیا۔ تحریر تاریخ فلاں

ایضاً

نجابت و شرافت مرتبت فلاں تحصیلدار پرگنہ فلاں بعافیت باشند نقل عرضی فلاں کاشتکار عسگر آراضی موضع فلاں بنام فلاں نمبردار دربارہ کاشت نکرنے دینے سائل کو باوجود ہونے کاشتکار و پٹہ دار چار برس کے اور پٹہ کر دینے آراضی مذکور کا مسمی ہر بھگت غیر مستحق کو واسطے تحقیقات نالش مدعی تمہارے پاس بھیجی جاتی ہے تمکو چاہیے کہ تحقیقات مناسب کر کے کیفیت مقدمہ بمیعاد ایک ہفتے کے حضور میں بھیجو۔ فقط تحریر تاریخ فلاں ماہ فلاں سنہ فلاں

ایضاً

رفعت و عوالی قدر شیو دیال سنگھ تحصیلدار پرگنہ شاہ آباد بعافیت باشند۔ بملاحظہ عرضی تمہاری معروضہ ۲۔ اگست سنہ حال بہ گذارش تدبیر وصول پانسو پندرہ روپے مالگذاری موضع نگلہ باہ بانتقال جائداد زمینداری کیفیت سررشتہ سے طلب ہوئی اور کیفیت آئے سے معلوم ہوا کہ واقعی ہنوز پانسو پندرہ روپیہ باقی مالگذاری ذمہ زمینداراں موضع مذکور کے ہیں لہذا بالفعل اشتہارات میعادی بیس دن کے تمہارے پاس بھیجے جاتے ہیں کچہری تحصیلی کے دروازے اور مسکن باقیداران پر آویزاں کرا کے حسب ضابطہ مشتہر کرادو کہ اگر میعاد مذکور تک زمینداران زرباقی کی بیباقی نکرینگے تو موضع مذکور کا انتقال بمیعاد پانچ برس کے اور لوگونکے نام کیا جاویگا۔ تحریر تاریخ فلاں ماہ فلاں سنہ فلاں

ایضاً

رفعت و عوالی مرتبت سید نور اللہ تحصیلدار پرگنہ فلاں بعافیت باشند حسب وصول نقل روبکار صاحب کمشنر بہادر کے تمکو لکھا جاتا ہے کہ دس بسوہ حقیت زمینداری گوپال اور کنھیا لال نمبرداران نگلہ فلاں بعلت ڈگری تلارام بوہرہ ڈگریدار دو ہزار پانصد روپیہ بنام نمبرداران مذکو منفصلہ تاریخ ۲۴- فروری ۱۸۵۱ء قرق کرکے اشتہارات قرقی معطوفہ پروانہ ہذا کچہری تحصیلی اور مکان سکونت مدعا علیہما پر آویزاں کراکے رسید اور عرضی تعمیل حکم کی بھیجدو تاکید جانو۔

تحریر تاریخ ۱۰ مئی ۱۸۵۱ء سنہ عیسوی

حکمنامہ

دستخط تحصیلدار

مہر

حکمنامہ

بنام مالگذاران موضع عزت پور نگلہ چندوس ضلع بریلی آنکہ

تمکو لکھا جاتا ہی کہ مبلغ ایکہزار روپیہ بابت قسط دوم سنہ حال بمیعاد پندرہ روز کے خزانہ تحصیلی میں داخل کرو تاکید جانو۔ تحریر تاریخ فلاں ماہ فلاں سنہ فلاں

حوالہ فلاں چپراسی تحصیلی بلا طلبانہ

دستخط تحصیلدار

مہر

دستک

بنام مالگذاران موضع نور پور نگلہ فریدآباد ضلع مرادآباد آنکہ

جو باوجود انقضائے میعاد حکمنامہ کے تمنے ایک ہزار روپیہ بابت قسط دوم سنہ حال کے ادا نہیں کیے۔ لہذا یہ دستک تمہارے نام جاری ہوتی ہے لازم کہ فوراً زر مذکور خزانہ تحصیلی میں داخل کرو فقط۔ تحریر تاریخ فلاں حوالہ فلاں چپراسی تحصیلی میعاد ۳ یوم فی یوم ۲ر طلبانہ کل ۶ر

ظہوری ۹۴۲

داخلہ

نمبر	محال	نام نمبردار	تعداد روپیہ		بمیعاد ۳ یوم		طلبانہ	کل ۶ ر
۱	بودہ	فیض خان و ہزاری	فیض خان مال سوای مار صہ ر طلبانہ سر ک بھتہ عہ ر انتقالی عہ ر	ہزاری مال سوای مار صہ ر طلبانہ سر ک عہ ر انتقالی عہ ر	داخل ہونے کی تاریخ یکم اگست ۱۸۵۲ء	روپیہ لانے والے کا نام و پتہ	داخلہ دینے کی تاریخ ۳۰ اگست ۱۸۵۲ء	داخلہ لینے والے کا نام و پتہ

عرضیاں اور پروانے متعلق محکمہ فوجداری

عرضی

غریب پرور سلامت۔ واقع تاریخ ۱۱ مئی سنہ فلاں دو بجے دن کے بدھا بلابہ ضلع فلان کا تھانہ پر آکر مظہر ہوا کہ آج دس بجے دن کے فیمابین رام سنگھ وہر سروپ و رہر سنگھ ایک طرف اور بلدیو اور سیتارام اور پربھولال طرف ثانی کے کنواں چلانے پر تکرار اور گالی گلوج ہو کر لٹھ تلوار کی نوبت پہنچی فریقین سے آدمی مجروح ہوئے اور ہرسنگھ تو ایسا مجروح ہوا کہ اُس سے بولا بھی نہیں جاتا چوکیدار عمر گڑھ کی چوکی پر رپوٹ کرنے گیا ہے اور میں تھانے میں اطلاع کرنے آیا ہوں فقط بعد تحریر رپوٹ کے روزنامچے میں اور ترسیل عرضی اطلاعی بحضور صاحب کمشنر بہادر اور یہ عرضی اطلاعی حضور عالی میں فوراً نائب داروغہ کو مع فلاں مددگار و فلاں برقنداز واسطے تحقیقات اور گرفتاری مجرموں کے موقع واردات کو روانہ کیا بتعاقب حسب ضابطہ کیفیت مقدمہ اور اسامیان متعلقہ مقدمہ کو چالان عدالت کرونگا زیادہ حد ادب

ایضاً

غریب پرور سلامت۔ ۱۲ مئی روز فلاں سنہ فلاں وقت دوپہر ہرکشنا حلوائی ساکن شمس آباد وسپر خود دو بھیمن مدعا علیہ اور ایک گڑہ نقرئی مالیت دس روپیہ مسروقہ بازیافتہ بھمراہی فلاں برقنداز متعینہ دروازہ شمس آباد تھانے میں آیا اور مدعی ملنے درخواست تحقیقات

اُتار لینے کڑے کی سدھو طفل کے ہاتھ سے نسبت مدعا علیہ کے اور وقت شور و غل طفل مذکور کے پہونچنا اپنا اور برقنداز کا موقع واردات پر اور گرفتار ہونا مدعا علیہ کا مع مال باعانت برقنداز کے بامید مدد مدعا علیہ کے تھانے میں لگذرانی بعد تصدیق مضمون عرضی روبروے بقالاں حسب ضابطہ سرکار تحقیقات عمل میں آئی مدعی نے اپنے اظہار میں مطابق عرضی دعوے کے لکھایا سدھو طفل عمر دوازدہ سالہ نے لکھایا کہ میں دکان کے چبوترے پر سوتا تھا کہ اس مدعا علیہ نے یہ کڑہ موجودہ میرے ہاتھ سے اُتارا کہ میں جاگ پڑا اور مینے غل کیا تب مدعا علیہ بھاگا ہر کشنا میرا باپ اُسکے پیچھے دوڑا اور برقنداز بھی غل سنکر آیا دونوں نے ملکر گرفتار کیا اور کڑا اُسکے پاس سے نکالا اور برقنداز نے بھی تائید بیان سدھو طفل کے لکھایا اور بوقت گرفتاری کے کلو اور بھلو بقالان دوکاندار متصل موقع واردات کو گواہ ثبوت قرار دیا کلو اور بھلو گواہوں نے لکھایا کہ ہمنے دیکھا کہ مدعا علیہ بھاگا جاتا تھا پہلے مدعی نے دوڑ کر اُسے پکڑا مدعا علیہ مدعی کے کھینچنے سے نکلا جاتا تھا کہ اتنے میں برقنداز آپہونچا اُن دونوں نے گرفتار کیا اور نقرئی موجودہ اُسکے دہوتی کی آنٹ میں سے نکالا اور مدعا علیہ نے اپنے جواب میں ارتکاب جرم اور برآمد مال سے محض انکار کر کے ظاہر کیا کہ ناحق مجھے راہ چلتے میں مدعی اور برقنداز نے پکڑ لیا ہے اور مال میرے پاس سے نہیں نکلا اور عند الاستفسار نہ کوئی وجہ عداوت مدعی کے ساتھ بیان کی اور نہ اپنی صفائی کا کچھ ثبوت دیا جنابعالی ہر چند مدعا علیہ جرم سے منکر ہے مگر اظہار مدعی اور سدھو طفل اور بیانات برقنداز گرفتار کنندہ اور کلو اور بھلو گواہان سے جرم اُتار لینے کڑے نقرئی مالیتی عہ کا بطور اوچکاگری کے مدعا علیہ پر بخوبی ثابت ہے اسواسطے مدعا علیہ کو بحراست اور مدعی اور گواہونکو بذریعہ مچلکہ اور مال بازیافتہ بحوالہ برقنداز بذریعہ چالانہائے معمولی چالان عدالت کیا اور معائنہ کاغذات تھانہ سے واضح ہے کہ یہ مدعا علیہ پہلے بھی بجرم دزدی مال بعہ فلاں مدعی کے بمقام فلاں ۲۷۔ ماہ جولائی سنہ ۱۸[illegible]ع کو گرفتار ہوا تھا مگر بعدم ثبوت جرم رہا ہو گیا تھا فقط اطلاعاً عرض کیا

کیفیت	اظہارات	مچلکہ
دو ورق	مع قطعہ	۲

عرضی فدوی فلاں تھانہ دار علاقہ فلاں
معروضہ ۱۲ مئی [illegible]

ایضاً

غریب پرور سلامت۔ مسمی بختاور سنگھ ٹھاکر ساکن موضع جعفر آباد نے ایک راس گاؤ میش میری عرصہ آٹھ روز کا ہوا کہ بقیمت بیس روپے کے خریدی کی تھی چنانچہ منجملہ اُنکے پانچ روپے ذمے نامبردہ کے باقی تھے آج فدوی اپنے روپے کے تقاضے کو اُسکے پاس گیا تو نامبردہ نے از راہ بدمعاملگی کے مجکو صدہا گالیاں دیں اور ایک لاٹھی میرے مونڈھے پر اور ایک میری پیٹھ پر ماری کہ لاٹھیوں کی چوٹ سے دونوں جگہ سوجن بڑھ رہی ہے اس لئے یہ عرضی بامید تدارک معاملہ کے حضور میں گذرانکر اُمیدوار ہوں کہ بعد تحقیقات اور ثبوت جرم کے مدعاعلیہ کو سزا دیجائے اور گواہان مفصلۂ ذیل واسطے ثبوت میرے دعوے کے موجود ہیں جسوقت حضور طلب کرینگے حاضر کرونگا۔

چندر کشن
جعفر آباد

سیتارام جاٹ
ساکن ایضاً

بھاگیرتھ جاٹ
ساکن ایضاً

عرضی فدوی فلاں
ولد فلاں قوم
ساکن فلاں

پروانہ

شرافت و نجابت دستگاہ میرزا وحید اللہ بیگ کوتوال شہر انبالہ بعافیت باشند۔
اصل عرضی فلاں مدعی ساکن فلاں کی تمہارے پاس بھیجکر تمکو لکھا جاتا ہے کہ حسب ضابطہ تحقیقات کرکے کیفیت لکھو فقط۔

مرقوم تاریخ فلاں

ایضاً

شجاعت شعار سید انور علی تھانہ دار پرگنہ فلاں بعافیت باشند۔
بملاحظہ روزنامچہ ۲۰۔ جنوری ۱۸۵۲ء تمکو لکھا جاتا ہے کہ تحقیقات اور سراغ رسانی دزدی مویشی ہر سکھ جاٹ ساکن موضع نور پور کی قرار واقعی کرکے مقدمے کو حسب ضابطہ چالان کرو اور درصورت سراغ رسی کے زمیندار اور چوکیدار کو بسبب بیجا بدہی کیواسطے چالان عدالت کرو تاکید جانو۔ تحریر تاریخ فلاں۔

ایضاً

تہور پناہ سید انور علی تھانہ دار نور آباد بعافیت باشند۔

زمینداران وچوکیداران موضع نورآباد بذریعۂ چالان تھانہ کے عدالت میں پونہچے سکھدیو اور ہر بنس زمینداروں پر پانچ روپے اور ہردیو چوکیدار پر دو روپے جرمانہ بعلت عدم سراغ رسانی وزدی مویشی سکھدیو جاٹ کے تجویز ہوا اور نامبردگان نے تھانے پر جاکر سو روپے دینے کا اقرار کیا تمکو لکھا جاتا ہے کہ ایک ہفتہ میں جرمانہ کا روپیہ وصول کر کے عدالت میں بھیجو۔ تاکید جانو۔

تحریر تاریخ فلاں سنہ فلاں

ایضاً

شجاعت آثار فلاں تھانہ دار بعافیت باشند۔

موافق درخواست تمہاری معروضہ ۲ ماہ مارچ سنہ فلاں کے رخصت امرناتھ محرر کی بمیعاد پندرہ روز کے منظور ہوئی تمکو چاہئے کہ محرر کی رخصت کے دنوں میں کام محرری سعادت علی مددگار تھانہ سے لو اور کسی پڑھے برقندازی کو مددگاری پر مقرر کر کے اس سے مددگاری کا کام لو اور مسمی شجاعت خاں امیدوار حاضر عدالت کو کار برقندازی پر مقرر کر کے بھیجا جاتا ہے نامبردہ سے برقندازی کا کام لو اطلاعاً لکھا گیا۔ تحریر تاریخ فلاں

عرائض وغیرہ جو دیوانی سے متعلق ہیں

عرضی دعویٰ

پلاس رائے مدعی ولد خوشحال سنگھ نمبردار ۱۰ بسوہ موضع رام نگر بنام بھجولال ولد سدا سکھ قوم برہمن موضع ملاں پور پرگنہ مکدلہ ساکن لومری پرگنہ مذکور پرہٹ پرگنہ مکدلہ و کشن سنگھ ولد مہان ابن قوم اہیر ساکن نگلہ مکدلہ پرگنہ مذکور دعویٰ مبلغ مالل؎ سکہ کمپنی بقیہ زر محال سال تمام ۱۸۵۵ع فصلی بابت اراضی کاشت مدعا علیہما واقع پٹی مشرقی رام نگر پرگنہ مکدلہ بموجب فرد وصول باقی نوشتہ پٹواری و پٹہ محررہ بہادوں سدی تیرس سمت ۱۹ لـ نوشتہ مقام مکدلہ۔

غریب پرور سلامت۔ بنام مدعا علیہ مرقومۂ بالا کے نالش کرتا ہوں بیان نالش کا یہ ہے کہ موضع رام نگر پرگنہ مکدلہ میں دس بسوہ پٹی مشرقی کا نمبردار میں ہوں اور دس بسوہ مغربی کے نمبردار سعادت یار خاں تعلقہ دار اسلام آباد وغیرہ کے ہیں اور اراضی جمع دونوں پٹی کی بموجب ڈگری عدالت میں صیغۂ امین

بہادر ضلع فلاں کے فیمابین دونوں نمبرداروں کے فلاں مہینے فلاں سنہ میں تقسیم ہوگئی ہے مدعا علیہما سنہ ۱۲۵۴ فصلی سے ازروئے پٹہ نوشتہ فدوی اور قبولیت نوشتہ اپنے کے اراضی ٹیلہ و کنارہ دریائے گنگا واقع موضع مذکور کے فدوی کیطرف سے کاشتکار ہیں اور پٹہ قبولیت مذکور میں عا۲ بگہ خام اراضی نمبر فلاں کے مندرج ہے کہ بحساب بگھوٹی بختہ کے مالگذاری ۸ بسوہ بگہ بختہ مزروعہ ہر سال کاغذ سرکاری پٹواری میں مع لگتہ مندرجہ قبولیت کے لکھی جاتی ہے اور ۱۴ بسوہ بگہ بختہ زمین ناقص میں مدعا علیہما روندہ وغیرہ رکھا لیتے ہیں اُس پر لگتہ نہیں لکھا جاتا چنانچہ بابت فصل خریف و ربیع سنہ ۱۲۵۵ فصلی کے مبلغ تین سو روپیہ بابت محاصل ۱۸ بسوہ بگہ اراضی نمبر فلاں او ۱۶ بگہ منجملہ نمبر فلاں کے بہ مجرائی للعہ روامی پٹواری ذمہ مدعا علیہما کے واجب الادا تھے اُسمیں سے مادہ بگہ بدیں تفصیل کہ مالعہ فصل خریف سنہ ۱۲۵۵ فصلی میں اور ۔۔ فصل ربیع سنہ مذکور میں مدعا علیہما نے وصول دیے اور مالللعہ مع دامی پٹواری مدعا علیہما کے ذمے باقی ہیں سو باوجود طلب و تقاضے کے ادا نہیں کرتے لہذا عرضی نالش ربع سوم بنام مدعا علیہما بموجب وصول باقی نوشتہ پٹواری عدالت منصفی میں گذران کر امیدوار ہوں کہ مالللعہ مع سود آئندہ مدعا علیہما سے دلاپاؤں اور مدعا علیہما نے سنہ ۱۲۵۵ فصلی میں زراعت نیشکر اور دھان اور ربن وغیرہ اراضی مذکور میں کی ہے

ایضاً

غریب پرور سلامت میں مدعی بدعوی دلاپانے مبلغ پانسو روپیہ اصل و سود ازروے تمسک مثبتہ کاغذ اشٹامپ مورخہ بیساکھ بدی اشٹمی سمت ۱۹۰۵ بنام ہیرا لال مدعا علیہ ولد منولال قوم گوجر ساکن موضع کھنیر پرگنہ فتح آباد ضلع اگرہ نالش کرتا ہوں بیان نالش یہ ہے کہ مدعا علیہ نے متی بیساکھ بدی اشٹمی سمت ۱۹۰۵ فصلی میں مجھ سے بمقام فلاں قرض لیکر اور پچاس روپیہ کا تمسک اسمی جواہر لال گوجر ساکن موضع مذکور میرے مدیون کا مرقومہ کنوار سدی دوادسی سمت ۱۹۰۳ مثبتہ کاغذ اشٹامپ جو میرے پاس تھا واپس لیکر وہ روپیہ بھی اپنے ذمے اپنے لیا اور کل چار سو روپے کا تمسک بنام میرے دعوی اپنی طرف سے کاغذ اشٹامپ کامل القیمت پر بوعدہ ادائے کل روپے کے عرصہ ایک سال میں معہ سود فی صدی ایک روپیہ ماہواری کے اُسی دن بمقام مذکور لکھ کر اپنے العبد اور گواہی گواہاں سے

مرتب کرادیا اور بعد تحریر تمسک دو مہینے کے قریب گاؤں میں رہکر بڑودہ کو چلا گیا دو برس بعد وہاں سے پھر امینے تقاضا کیا تو بہزار دقت و دشواری پچاس روپے متی اساڑھ سدی پنچمی سمت ۱۹۰۷ بمیر وصول دیکر ظہر تمسک پر لکھا لیا بعد اُسکے باوصف طلب و تقاضا کے اور کچھ وصول نہیں ہوا اسلئے میں مدعی نادہندگی مدعاعلیہ سے تنگ ہوکر یہ عرضی نالش بدعوی دلاپانے مبلغ سا صہ اصل باقی اور سامہ سود بحساب فیصدی ایکروپیہ ماہانہ جملہ بتعداد عا بنام مدعاعلیہ کے گذرانکر امیدوار ہوں کہ بہ تحقیقات اور انصاف زردعوی مع سود آئندہ تاریخ وصول تک مدعاعلیہ سے دلاپاؤں۔

اصل سا صہ سود کٹوان بحساب فیصدی ایکروپیہ ماہواری

من ابتداء بیساکھ بدی اشٹمی سمت ۱۹۰۵ من ابتدا اساڑھ سدی پنچمی سمت ۱۹۰۷

لغایت اساڑھ سدی پنچمی سمت ۱۹۰۷ لغایت ساون بدی ایکادشی سمت ۱۹۰۸

۲ یوم ۱۲ شہر | ما صہ | ۲۲ یوم ۱ شہر | سا صہ

للعہ ۹

فدوی پنالال مدعی قوم ... ساکن موضع فلاں ... ۲۲ ... ۱۹۰۸

اطلاعنامہ

ٹھاکرداس مدعی ولد امیدرائے قوم کائتھ ساکن موضع فلاں پرگنہ فلاں بنام سوہن سنگھ مدعاعلیہ ولد گنگارام قوم ٹھاکر پرگوبر ساکن موضع فلاں پرگنہ فلاں

دعوی مبلغ ما صہ سکہ کمپنی زراصل مع سود بموجب تمسک متعلقہ کاغذ اشٹامپ مرقومہ ۱۲ دسمبر ۱۸۵۰ء

اطلاعنامہ

بنام مدعاعلیہ مذکور کے یہ ہے

کہ مدعی مذکور نے عرضی نالش بدعوی مرقومہ بالا بنام تمہارے اس محکمہ میں دائر کی ہے اسواسطے یہ اطلاعنامہ حسب منشائے ضمن دوسری دفعہ دوسری قانون دوم ۱۸۶۰ء بنام تمہارے جاری ہوکر لکھا جاتا ہے کہ ظہر اطلاعنامہ پر رسید اطلاعیابی اپنے کی لکھکر اندر میعاد پندرہ روز کے حاضر عدالت

ہو کر اصالتاً خواہ وکالتاً جوابدہی کرو اور جو میعاد معینہ کے اندر حاضر عدالت ہو کر جوابدہی نہ کروگے
تو مقدمہ تجویز یکطرفہ فیصل کیا جاویگا۔ المرقوم ۱۸۔ اکتوبر سنہ ۱۸۵۱ء

اشتہار

فلاں مدعی ولد فلاں قوم فلاں ساکن موضع فلاں پرگنہ فلاں بنام فلاں مدعا علیہ ولد فلاں قوم فلاں ساکن
موضع فلاں پرگنہ فلاں دعوی مبلغ ما ۱۰۰ روپے سکہ کمپنی زر اصل مع سود بموجب تمسک
مثبتہ کاغذ اشٹامپ مرقومہ تاریخ فلاں ماہ فلاں سنہ فلاں حکم اشتہار کچہری منصفی فلاں کا یہ کہ
اس مقدمے میں پوشٹ اطلاع نامے سے واضح ہوا کہ تم برندہ اطلاعنامہ کو نہ ملے اور اطلاعیابی تمہاری
ظہر اطلاعنامہ پر ثبت نہیں ہوئی اسواسطے یہ اشتہار میعادی پندرہ روز کا حسب منشای دفعہ ۳۔
آئین دوم سنہ ۱۸۰۶ء تمہارے نام جاری ہو کر لکھا جاتا ہے کہ پندرہ دن کے اندر حاضر محکمہ ہذا کے ہو کر
اصالتاً یا وکالتاً جوابدہی مقدمے کی کرو ورنہ مقدمہ تجویز یکطرفہ فیصل کیا جائیگا۔ مرقوم ۱۵۔ اگست سنہ ۱۸۵۱ء

حکمنامہ موسومہ ناظر

حکمنامہ
بنام ناظر عدالت منصفی آنگہ

فلاں مدعی ساکن فلاں
بنام
فلاں مدعا علیہ ساکن فلاں

دعوی ما ۱۰۰ روپے بموجب تمسک

اس مقدمے میں دو قطعہ اشتہار میعادی پندرہ دن کے تمہارے تفویض ہو کر لکھا جاتا ہے کہ ایک قطعہ
در عدالت پر بنظر گاہ خاص و عام آویزاں کرو اور دوسرا اپنی جماعت کے چپراسی کی معرفت مسکن مدعا علیہ
پر آویزاں کرا کے رپورٹ تعمیل حکمنامہ ہذا کی حسب ضابطہ گذرانو۔ فقط مرقوم تاریخ فلاں ماہ فلاں سنہ فلاں

پروانہ بنام امین

دیانت و امانت پناہ محمد اشرف علی امین قرقی بعافیت باشند حسب درخواست پورن لال
مدعی ڈگریدار قوم بقال ساکن فتح آباد بنام نہال چند مدعا علیہ قوم بقال ساکن فتح آباد تعدادی
ما ۱۰۰ روپے تمکو لکھا جاتا ہے کہ قرقی جائداد منفصلہ ذیل کی موافق نشاندہی مدعی کی کر کے ایک ہفتے

میں فرد تعلیقہ و سپردنامہ جائداد متفرقہ حسب ضابطہ داخل کرو۔ تحریر تاریخ فلاں سنہ فلاں

ظروف برنجی	گاؤمیش	اسپ مادہ	مادہ گاؤ	کھیتی محمولہ گندم	کپاس	سرسوں	مونگ
یکمن	دوراس	ایک راس	دوراس	۱۲ من	۴ من	[illegible] اثار	[illegible]

کاغذات اسناد متفرقہ تمسک

میںکہ رام پرشاد ولد فلاں قوم بقال ساکن ہاتھرس کا ہوں۔ جو میں پانسو روپیہ سکہ کمپنی جسکا نصف دوسو پچاس روپیہ ہوتا ہے ساہ ڈالچند و نہال ساہوکارونکی دکان سے قرض لیکر اپنے خرچ میں لایا اقرار کرتا ہوں کہ روپیہ مع سود روپے سیکڑے کے حساب سے دو برس میں خواہ باقساط یا یکمشت ادا کرونگا اسمیں کچھ عذر و حیلہ نہوگا اسواسطے یہ تمسک لکھدیا کہ سند رہے تحریر تاریخ ۷۔ ماہ فلاں سنہ فلاں۔ العبد۔ فلاں۔ گواہ شد۔ فلاں۔ گواہ شد۔ فلاں

بیعنامہ

میںکہ رام سنگہ ولد لچھمن سنگہ قوم راجپوت رہنے والا لکھنؤ کا ہوں۔ جو ایک منزل حویلی واقع محلہ رستم نگر جسکی عمارت پختہ اس تفصیل سے کہ پورب اور دکھن اور اوتر تین طرف دالان سنگین جنمیں مشرقی دالان کے بغل میں دونوں طرف دو کوٹھری مع دو جوڑ چوکھٹ کواڑ اور جنوبی دالان کے بغلی دونوں طرف دو کوٹھری ایک اکہری اور دوسری کوٹھری درکوٹھری مع تین جوڑی کواڑ اور شمالی دالان کے دونوں بغل دو صفہ لداؤ کے بغیر جوڑی کواڑ بطور باورچیخانے اور آبدارخانے کے پچھم طرف جائے ضرور مسقف مع چوکھٹ و جوڑی کواڑ اور جائے ضرور کی بغل میں ڈیوڑھی دو درجہ مع دو جوڑی کواڑ مسقف اور ڈیوڑھی کی چھت پر ایک بالاخانہ جسکے چاروں طرف آٹھ دروازے ہیں مع آٹھ جوڑی کواڑ ساخت انگریزی اور صحن میں ایک چبوترہ سنگین اور چبوترے کے چاروں کونوں پر سرو کے چار درخت اور اسکی چاروں حدیں اس تفصیل سے ہیں۔

شرقی	غربی	شمالی	جنوبی
بعضے دیوار پنالال کہتری و بعضے متصل ہیبوا جو دہیا پرشاد بقال	بعضے خیراتی لال حلوائی کی دیوار ملی ہے اور بعضے کوچہ اوسی طرف آمد و رفت کا صدر دروازہ ہے	دہنالال گوٹے والے کی دیوار سے ملی ہے	ہیرا سنگہ تارکش کی دیوار ملی ہے۔

اور یہ حویلی میری موروثی زر خرید اور بزرگوں کی تعمیر کرائی اور پشتوں سے بلا شرکت ہمارے قبضے میں ہے اب میں نے اپنی خوشی خاطر اور رضامندی سے حویلی مذکور کو مع جمیع حقوق مرافق دخلی اور خارجی ایکہزار سات سو روپے کے عوض جسکے نصف آٹھ سو پچاس روپے ہوتے ہیں شیخ امیر اللہ ولد شیخ عبد الصمد محلہ رستم نگر شہر لکھنؤ کے رہنے والے کے ہاتھ بیچ ڈالا اور اسکی قیمت کا کل روپیہ خریدار مذکور سے وصول کر کے اپنے تصرف میں لایا اور یہ بیع کامل ہو چکی ہے میں بائع اپنے ہوش و حواس کی درستی اور عقل کے ثبات میں بغیر کسیکے سکھائے پڑھائے یہ قبالہ بیعنامہ لکھکر اقرار کرتا ہوں کہ اس بیع کی بابت مجکو یا میرے کسی بھائی برادر آل اور اولاد کو خریدار سے یا اُسکی آل اولاد سے کسیطرح کا کچھ دعوےٰ نہوگا اور اگر کوئی شریک یا حصہ دار پیدا ہو اور اُس مکان میں کچھ اپنا دعوے اور جھگڑا نکالے تو اُسکی جوابدہی میرے سر ہے اسواسطے یہ بیعنامہ لکھدیا کہ سند رہے اور تین قطعہ پہلی دستاویزیں جو بزرگوں کی عہد سے میرے پاس چلی آتی تھیں خریدار مذکور کے سپرد کر دیں۔ تحریر بتاریخ ۵ شعبان ۱۲۸۵ھ

گواہ شد	گواہ شد	گواہ شد	گواہ شد	العبد
فلاں چوکیدار محلہ	فلاں خاکروب محلہ	فلاں شفیع	فلاں پڑوسی	دستخط بائع

قبالۂ نیلامی

جسے بیع سلطانی بھی کہتے ہیں۔ دستخط حاکم۔ مہر عامل نیلام۔ مہر کچہری حاکم محکمہ

واضح ہو کہ ایک دکان خشتی اور سنگین عمارت جو محلہ گو کلپورہ شہر اکبر آباد میں واقع ہے اور اُسکی چاروں حدیں اس تفصیل سے ہیں

شمالی	جنوبی	غربی	شرقی
بازار	کوچہ نافذ	دیوار بدیوار اشرف خان	بہرام خان کی زمین بیہڑی محوطہ

ملکیت بدھو حلوائی مدعا علیہ کی فلاں مدعی کے خرچہ اجرائے ڈگری میں جو عدالت دیوانی محکمہ صدر الصدوری آگرہ سے جاری ہوکر ساتویں اگست ۱۸۶۱ء میں قرق ہوئی اور بعد تعمیل حکم قانون ہفتم ۱۸۲۵ء کے علانیہ مجمع عام میں نیلام ہوئی اور فلاں ساکن محلہ گوکلپورہ نے دو سو پندرہ روپے کو اُس سے خرید کر کے روپیہ سرکار میں داخل کیا جسقدر مدعا علیہ مذکور کا حق

مالکانہ اس دوکا نہیں تھا اب وہی حق خریدار نیلام کیطرف منتقل ہوا خریدار مذکور اپنے تئیں مثل مالک سابق کے مالک مستقل اور اُسکے بیچڈالنے اور گرو رکھنے کا مختار کامل جانے - مرقوم فلاں سنہ فلاں

وکالت نامہ

مینکہ فلاں ساکن فلاں مقام کا ہوں جو میرا مقدمہ فلاں مدعا علیہ کے نام واسطے دلاپانے پانسو روپے قرضہ تمسکی کے عدالت دیوانی ضلع فتحپور میں دائر ہے اسواسطے سدا سکھ لال گوکل مختانہ دیکر اپنا وکیل کیا اقرار کرتا ہوں کہ وکیل مذکور جو کچھ میری طرف سے سوال وجواب کریگا اور دستاویزیں گذرانے وہ سب مجھے اپنی ذات خاص کے ساختہ پرداختہ کے مانند قبول اور منظور ہے اسواسطے یہ وکالت نامہ لکھدیا کہ سند ہو - مرقوم تاریخ فلاں سنہ فلاں -

مکان کا سرخط

مینکہ ہزاری مل ولد لکھی رام ساکن بلندشہر کا ہوں جو مینے ایک حویلی مملوکہ ومقبوضہ شیخ الٰہی بخش واقع محلہ فلاں پانچروپے مہینے پر اپنی سکونت کے لئے کرایے کو لی اقرار کرتا ہوں کہ کرایہ مقررہ ماہ بماہ مالک مذکور کو دیتا رہوں گا اور مکان کی شکست وریخت کی مرمت کے سوا اور جتنے خرچ آراستگی اور آرایش مکان اور چوکیداری وغیرہ کے ہیں سب میرے ذمے ہیں اور جسوقت مالک کو اپنا مکان خالی کرانا منظور ہو تو ایک مہینے پہلے مجھے خبر کرے مدت مذکورہ کے اندر خالی کرونگا اور اگر میں ماہ بماہ کرایہ ندوں تو مالک جب چاہے اُٹھا دے - مرقوم تاریخ فلاں ماہ فلاں سنہ فلاں

اور اگر مکان کا سرخط کسی بڑے امیر کبیر کیطرف سے لکھا جائے - تو اس صورت سے لکھنا چاہیے

سرخط

پنڈت بھوانی پرشاد ساکن شہر اکبرآباد - جو ہمنے ایک مکان مملوکہ عالم سنگھ واقع محلہ فلاں پچیس روپے مہینے پر کرایہ کو لیا اقرار کرتے ہیں کہ کرایہ مقررہ ماہ بماہ دیے جائینگے اور جب مالک مکان اپنا مکان خالی کرانا چاہے گا تو ایک مہینے کے بعد خالی کر دینگے اسواسطے یہ سرخط لکھدیا - تاریخ فلاں

دستخط راقم سرخط العبد فلاں گواہ شد فلاں گواہ شد فلاں

پٹہ

قولقرار

پٹہ ہنس رام ولد موتی سنگہ کاشتکار ساکن موضع ردولی کے نام خداداد خاں نمبردار ردولی پرگنہ فلاں ضلع فلاں کیطرف سے یہ ہے کہ مینے پانچ بیگہ زمین مزروعہ نمبر ۵۶ واقع موضع ردولی حسب درخواست ہنس رام مذکور کے بیس روپیہ سالانہ آٹھ برس کے لئے اسکی کاشتکاری میں دی اقرار یہ ٹھیرا کہ نصف زرِ پٹہ فصل خریف اور نصف ربیع میں مجکو دیتا رہے اور اگر خلاف کرے تو مجھے اختیار ہے کہ سرسری میں نالش کرکے پٹہ کا روپیہ اس سے وصول کرلوں اور پھر چاہوں تو اُسے بیدخل بھی کردوں اسواسطے یہ پٹہ لکھدیا ہے کہ حاجت کے وقت کام آوے۔

مرقومہ ماہ فلاں سنہ فلاں

قبولیت

مینکہ ہنس رام ولد موتی رام ساکن موضع ردولی پرگنہ فلاں کا ہوں۔ جو مینے پانچ بیگھہ زمین مزروعہ نمبری ۵۶ واقع موضع ردولی پرگنہ فلاں ضلع فلاں خداداد خاں نمبردار موضع مذکور سے اپنی کاشت میں لی اور اقرار یہ کیا کہ پٹہ کا روپیہ نصف فصل خریف میں اور نصف ربیع میں ادا کرتا رہونگا اور جو ایسا نکروں تو نمبردار سرسری میں نالش کرکے لے اور اُسوقت اگر چاہے تو اپنی زمین سے مجھے بیدخل بھی کردے اسواسطے یہ قبولیت لکھدی کہ سند رہے اور وقت حاجت کے کام آوے۔ تحریر تاریخ فلاں سنہ فلاں

ضامنی۔ یہ دستاویز کئی طرح کی ہوتی ہے ہر ایک طرز کا نمونہ یہ ہے۔

مینکہ ضامن علی ولد امان علی ساکن علی گنج ضلع بلندشہر کا ہوں۔ جو امانت خاں ساکن علی گنج نے ایک منزل حویلی کی دخلیابی کی ڈگری ضلع سے پائی اور عدالت سے حکم ہوا کہ ضامنی لیکر داری جاری ہو سو میں اُسکا ضامن ہوکر قرار کرتا ہوں کہ اگر وہ اپیل ہار جاوے تو جتنا اُسکا صرف ثابت ہوگا بلا عذر اپنے پاس سے دونگا اور فلانے گاؤنکو جو میری جائداد ہے اس ضامنی میں مکفول کرتا ہوں جبتک اپیل سے مقدمہ فیصل ہنوگا اُسکو بیع یا رہن نہ کرسکونگا۔ تحریر تاریخ فلاں سنہ فلاں

دوسرا طرز۔ فلاں شخص نے جو ہزار روپے کے گیہوں فلاں شخص سے قرض خریدے

ہیں اُسکا میں ضامن ہوکر اقرار کرتا ہوں کہ اگر میعاد کے اندر روپیہ ادا نکرے گا تو میں اپنے پاس سے دونگا۔ تحریر تاریخ فلاں سنہ فلاں۔

تیسرا طرز۔ فلاں شخص جو فلاں علت میں ماخوذ ہے اُس سے حاضر ضامنی طلب ہے۔ سو میں اُسکا ضامن ہوکر اقرار کرتا ہوں کہ جب فلاں عدالت میں اُسکی طلبی ہوگی تو حاضر کردونگا اور اگر حاضر نہ کرسکونگا تو اُسکے بدلے جوابدہی کرونگا۔ تحریر تاریخ فلاں سنہ فلاں۔

چوتھا طرز۔ فلاں شخص جو فلاں علت میں ماخوذ ہوا ہے اور اُس سے فلاں محکمہ میں ضامنی طلب ہے میں اُسکا فعل ضامن ہوکر اقرار کرتا ہوں کہ آیندہ اس سے کبھی کوئی حرکت ناشایستہ نہوگی اگر ہوگی تو میں اُسکی جوابدہی کرونگا۔ تحریر تاریخ فلاں سنہ فلاں۔

العبد فلاں — گواہ شد فلاں — گواہ شد فلاں

رسید

مینکہ فلاں ولد فلاں ساکن مقام فلاں کا ہوں۔ جو ہزار روپے گیہوں کی قیمت کے فلاں شخص پر میرے لینے تھے سو آج اُس سے وصول پائے کچھ باقی نہیں رہا اس بعد مجھے اُس سے کسیطرح کا دعوی نہوگا اسواسطے یہ رسید لکھدی کہ سند ہووے۔ تحریر تاریخ فلاں سنہ فلاں

فارغخطی

مینکہ فلاں ولد فلاں ساکن فلاں شہر کا ہوں۔ جو مجھے اور میر عزت علی سے فلاں امر کی بابت حساب کتاب لین دین تھا آج میرے اور اُسکے بالمواجہہ سارا حساب طے ہوکر جو کچھ میرا اُسکے ذمے لینا نکلا سو اُسنے بیباق کردیا کچھ باقی نہیں رہا اور نہ حساب کتاب میں کچھ اُسکا تغلب و تصرف پایا گیا اسواسطے یہ فارغخطی لکھدی کہ سند رہے۔ مرقوم ۷ مئی سنہ ۱۸۵۵ء

راضی نامہ

مینکہ فلاں ہوں جو مینے فلاں مدعا علیہ کے نام پچاس روپے قرضہ تمسکی کی نالش کی تھی آج مدعا علیہ نے کچھ باقی کا اقرار کرکے مجھے راضی کیا اسواسطے یہ راضی نامہ لکھدیا مرقوم فلاں سنہ فلاں

وصیت نامہ۔ وصیت اُن باتوں کو کہتے ہیں کہ جو کوئی شخص بیمار زندگی سے ناامید ہو کر اپنے خویش اقربا کو کچھ سمجھائے کہ میرے بعد یوں کرنا۔ اور اُن باتوں کو بھی کہتے ہیں کہ آدمی کہیں جاتے وقت سمجھائے سو وہ باتیں جس کاغذ میں لکھی جائیں اُسکو وصیت نامہ کہتے ہیں اور وہ یوں لکھا جاتا ہے۔

مینکہ فلاں شخص ولد فلاں ہوں۔ جو میں ایک عرصے سے بیمار پڑا ہوں اور زندگی کا کچھ بھروسا نہیں اسواسطے اپنے بعض مطالب ضروریہ کا اس طرح پر بندوبست کرتا ہوں کہ بعد میرے میری املاک کی آمدنی سے دس روپے مہینا مدرسے کا خرچ اور دو آنے روز خیرات روزمرہ اور بیس روپے سال جاڑوں کے کمل کی تقسیم کا صرف بدستور جیسے میرے حین حیات میں جاری ہے ایسے ہی رہے اور اس خرچ کے لئے میری املاک سے قبل تقسیم کے جائداد علیحدہ ہو جائے۔ اور روپیہ جو مجھپر قرض ہے سو میرے وارثوں میں سے ہر ایک بعد تقسیم ترکے کے اپنے اپنی حیثیت کے موافق یا مفتی کے فتوے بموجب اپنے ذمے لیکر ادا کرے فقط مرقوم فلاں ماہ فلاں سنہ فلاں۔

اور اگر مسافر کچھ وصیت کرے تو یوں لکھنا چاہیئے۔ کہ جو میں فلاں ملک کو جاتا ہوں اسواسطے اپنے فلاں فلاں امور کا اسطرح بندوبست کرتا ہوں کہ میرے آنے تک ہر ایک کا انصرام اسیطرح پر ہوتا رہے اور میرے فلاں فلاں اقربا اسکی تعمیل اپنے اوپر واجب جانیں ایک دوسرے کے خلاف نکرے۔

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ یہ انشا مفید طلبہ مدارس بصحت تمام جناب مولوی عبدالاحد صاحب کے ارشاد سے مطبع مجتبائی دہلی میں بماہ شعبان ۱۳۱۴ھ ہجری چھپکر تیار ہوئی

اعلان

واضح ہو کہ اس مطبع مجتبائی دھلی میں ہر قسم کے قرآن شریف حمائل۔ سادہ۔ مترجم۔ اور ایک اشرفی فی غلطی انعام والی اور کتب دینیات عربی۔ فارسی۔ اُردو اور کتب درسیہ مدارس عربی و سرکاری و نیز کتب مروجہ فارسی و اُردو اور حال کے علماء اور ریفارمروں کی تصنیف شدہ کتابیں اور اخلاق و تصوف اور قصص و تواریخ کی کتابیں فروخت کے لیے ہر وقت موجود رہتی ہیں۔ اور صاحب فرمائش کی تحریر کے بموجب جلد بذریعہ ویلو (جو سب سے عمدہ قاعدہ ہے) روانہ کیجاتی ہیں۔ ہر علم و فن کی کتابوں کے نام معلوم کرنے ہوں تو مطبع کی بڑی فہرست ۱/ کا ٹکٹ بھیجکر منگاؤ۔ مفت ملے گی

محمد عبد الاحد عفا عنہ۔ دھلی مطبع مجتبائی